

جان نثاری اور محبت کے کمالات ملاحظہ ہوں کہ اپنے کاری زخم کا کوئی خیال نہیں، صرف یہ خیال ہے کہ محبوب کے دست و بازو کو نظر نہ لگ جائے۔

مولانا طباطبائی بالکل سجا فرماتے ہیں:

”اس شعر کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ بڑے بڑے مشاہیر شعراء کے دیوانوں میں اس کا جواب نہیں نکال سکتا۔“

بعض لوگوں نے اس کا مآخذ فارسی کا مندرجہ ذیل شعر قرار دیا ہے:

بہر کس کہ زخم کاری مارا نظارہ کرد

تا حشر دست و بازوے اور ادا کند

ظاہر ہے کہ اس شعر کو مرزا کے شعر سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں، اس

کے مضمون اور مرزا کے مضمون میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ بڑی مولویت ہے، وہ خالص عشق ہے۔

۴۔ لغات۔ طرفِ کلمہ: ٹوپی کا گوشہ۔ جہاں مرصع کلغی وغیرہ

لگا لیتے ہیں۔

تشریح: تو نے اپنے کلاہ کی کلغی میں جو اسبرات ٹانک لیے ہیں۔ ہمارے

لیے ان سے تیرے حُسن میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا کہ انھیں بار بار دیکھیں، البتہ

یہ ضرور دیکھ رہے ہیں کہ ماشاء اللہ لعل و گہر کی قسمت کتنی اونچی ہے کہ انھیں

تیری طرف کلاہ میں جگہ نصیب ہوئی۔ مقصود بہر حال وہی ہے۔ لیکن مرزا

غالب جب ذکر کریں گے تو طرف کلاہ کی آرائش نہیں، بلکہ لعل و گہر کی بلند خدائی

ہی کا ذکر کریں گے۔

۱۔ لغات۔ روزِ جزا:

وہ دن جب اعمال کا بدلہ لے گا

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں

شبِ فراق سے روزِ جزا زیاد نہیں

یعنی لغو قیامت۔